Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔

جیسا کہ ایک معزز مقرر نے بھی ذکر کیا کہ جو تلاوت کی گئی تھی اس میں ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں کے ساتھ ساتھ تمہیں نیک کام کرنے چاہئیں اور اصل نیکی یہی ہے کہ خدمتِ خلق کے کام بھی کرو، غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو اور اس قسم کے دوسرے کام کرو۔ پس جب ہم ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں تو اس امید اور توقع پر اور اس سوچ کے ساتھ تعمیر کرتے ہیں کہ ہم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ جہاں ہم نے مسجد کو عبادت کے لئے آباد کرنا ہے وہاں ہم نے خدمتِ خلق کے کام بھی کرنے ہیں۔

پس یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ایک احمدی مسلمان ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے غریب ممالک میں ہم خدمتِ خلق کے بہت سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں ہماری مساجد بن رہی ہیں وہاں ہمارے سکول بھی بن رہے ہیں، ہمارے ہسپتال بھی بن رہے ہیں بلکہ ایسے غریب ملک اور اُن کے remote areas میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہے وہاں model village بنا کے ہم اُن علاقوں کو بجلی اور پانی مہیا کر رہے ہیں جن کو پہلے اس کا تصوّر بھی نہیں تھا۔

مَیں ہمیشہ مثال دیا کرتا ہوں کہ ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہمیں پانی کی قدر نہیں ہے باوجود اس کے کہ ہوٹلوں میں بھی اور باقی جگہوں پہ بھی لکھا جاتا ہے کہ پانی کی بچت کرو، پانی کا کم استعمال کرو، پانی کا صحیح استعمال کرو۔ لیکن پانی کا احساس اُس وقت ہوتا ہے جب ہم غریب افریقہ کے ممالک میں وہاں کے دُور دراز کے علاقوں میں جائیں جہاں گاؤں کے بچے بجائے تعلیم حاصل کرنے کے، بجائے سکول جانے کے اپنی غربت کی وجہ سے اُس تعلیم سے بھی محروم ہیں اور نہ صرف تعلیم سے محروم ہیں بلکہ ایک بالٹی سر پہ اٹھا کے، ایک برتن سر پہ اٹھا کے ایک ایک دو دو تین تین کیلو میٹر تک دُور جا کے، جو گندے پانی کے تالاب ہیں وہاں سے پانی لے کے آتے ہیں اور پھر وہ گھر والے اس پانی کو کھانے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور پینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ تو ایسی جگہوں پر جب آپ صاف پینے کا پانی مہیا کریں hand pump لگائیں یا water pump لگائیں اس وقت جو اُن لوگوں کی حالت ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ اُن کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ یہاں مغرب میں، یورپ میں، انگلستان میں بھی لوگوں کی لاٹری نکلتی ہے۔ کسی کی کئی ملین ڈالرز کی یا پاؤنڈ یا یورو کی لاٹری نکلے تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے اور چھلانگیں لگا رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اُس احساس اور خوشی کو محسوس کریں جو اُن غریب بچوں کو اُن کے گھر کے دروازے کے سامنے صاف پانی مہیا ہونے پہ ملتی ہے تو لگتا ہے اُن کی کئی ملین یورو کی لاٹری نکل آئی ہے۔

پس یہ وہ احساس ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور جس کے لئے ہم جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں اور یہی چیز ہے جس کے لئے بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا۔ کیونکہ بانی اسلام نے یہ فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب دنیا میں جتنے مسلمان ہیں اُن کی اکثریت اسلام کی اصل تعلیم کو بھول جائے گی اور اُس وقت ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو revive کرے گا، دوبارہ قائم کرے گا اور صحیح اسلامی تعلیم دنیا میں پھیلائے گا۔ اور یہی کچھ ہم نے بانی جماعت احمدیہ سے سیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ شدّت پسندی، دہشتگردی، جہاد، جنگ یہ کوئی اسلام نہیں ہیں۔ اصل اسلام یہی ہے کہ تم بندے کو خدا سے ملاؤ یا اپنے آپ کو خدا سے ملاؤ اور اسی مقصد کے لئے انہوں نے کہا کہ مَیں آیا ہوں۔ دوسرا یہ بتایا کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرو۔ اور یہ دو چیزیں ہیں جو جماعت احمدیہ کی تعلیم کی بنیاد ہیں اور یہی چیزیں ہیں جن کو آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت لے کے جا رہی ہے۔

ایک خلافت دنیا میں بہت مشہور ہے جو داعش کہلاتی ہے۔ جس نے دنیا میں فساد پھیلا دیا ہے۔ جس نے دنیا میں ہر طرف دہشتگردی پھیلائی ہوئی ہے۔ نہ صرف مغرب میں بلکہ اپنے ممالک میں بھی۔ عراق میں، سیریا میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ بلا وجہ قتل کر دیئے ہیں۔ وہ خلافت نہیں ہے کیونکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پہ نہیں چل رہی۔ اور وہ خلافت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ وہ اُس طریقہ کے مطابق نہیں آئی جو بانی اسلام ﷺ نے بیان فرمایا تھا اور جو پیشگوئی فرمائی تھی کیونکہ صحیح خلافت اُسی وقت آنی تھی جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ اور مہدی موعودؑ نے آنا تھا اور اس کے بعد پھر اس کام کو اس نے جاری رکھنا تھا جس کام کے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھیجا تھا اور وہ کام جیسا کہ میں نے بتایا اللہ تعالیٰ سے بندہ کو ملانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا ہے۔ پس یہ ہے بنیادی فرق حقیقی خلافت اور غیر حقیقی خلافت میں۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسلام کی تعلیم سے کسی بھی غیر مسلم کو ڈرنے کی یا اس سے کسی قسم کا تحفظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔

یہاں میئر صاحب نے ذکر کیا کہ اس علاقہ کی مسجد میں ہم نے ایک درخت لگایا۔ جہاں درخت اور پودے ظاہری طور پر خوبصورتی کے لئے لگائے جاتے ہیں، جہاں پھلدار درخت پھل حاصل کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں، جہاں درخت اور سبزہ ماحول کو صاف کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے آجکل climate change کا بھی بڑا زور ہے، polution کا بڑا زور ہے اور اس کے لئے plantation بھی کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے درخت ان ظاہری درختوں کے ساتھ محبت کے درخت بھی ہیں۔ ہم وہ درخت لگانا چاہتے ہیں جو ظاہری طور پر جہاں ماحول پر خوبصورتی ظاہر کریں، ماحول کو صاف کریں، پھلدار ہوں تو پھل دیں، وہاں محبت کے پھل بھی ان کو لگنے والے ہوں اور ہمارے ہمسائے ہمارے سے زیادہ سے زیادہ پیار اور محبت اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے پیغامات لینے والے ہوں۔ پس درخت کی ایک ظاہری حیثیت ہے۔ اس ظاہری حیثیت کے ساتھ اس درخت کی ایک روحانی حیثیت بھی ہوتی ہے جو ہم اپنے ذہن میں رکھتے ہیں اور ہر احمدی کو یہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔

ہماری ایم پی محترمہ نے بھی صحیح بات کی۔ ان کے جذبات کا بھی شکریہ۔ انہوں نے کہا کہ افہام و تفہیم سے یہاں لوگ رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی رہتی ہے۔ اور اس مسجد کے بننے کے بعد یہ افہام و تفہیم کی جو حالت ہے اُس میں مزید بہتری پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم دنیا میں ہر جگہ اختلافات کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ ہم دنیا میں ہر جگہ دہشتگردی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ایک دوسرے سے اختلافات کرنے کی بجائے محبت اور پیار سے رہے اور آپس میں مل جل کر رہے۔

دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔ بلکہ ہم مسلمانوں کے ایمان کے مطابق تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر قوم میں نبی اور اپنے فرستادے بھیجے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ہر قوم میں آنے والا نبی اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ یہ پیغام لے کر آیا کہ تم خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور نیکیوں کو پھیلاؤ۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو اسلام کی تعلیم ہے اور ہمارے خیال کے مطابق اس تعلیم میں مزید وسعت پیدا کر کے قرآنِ کریم میں بڑی تفصیل سے اس تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کے متعلق کہا گیا ہے، دہشتگردی کے متعلق کہا گیا اس لئے یہ مسلمان دہشتگرد ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں امن اور پیار اور محبت کی تعلیم انتہائی زیادہ ہے اور اگر کہیں جہاد کی تعلیم ہے تو جہاد بعض شرائط کے ساتھ ہے۔ اصل میں ایک یہ چیز سمجھنے والی ہے کہ جہاد کے اصل معنی کوشش کے ہیں اور برائی کو ختم کرنے کی کوشش ہے اور یہی حقیقی جہاد ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آپؐ نے کسی پر زیادتی نہیں کی بلکہ آپؐ پر جب ظلم و زیادتی کی گئی تو تب آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب دینے کی اجازت ملی اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ قرآنِ کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جو ظالم لوگ ہیں یہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں صرف اسلام کو نہیں۔ قرآنِ کریم میں یہ بھی بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ان کے ہاتھ نہ روکے تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ تو اس تفصیل سے قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ پس یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک حقیقی مسلمان، مسجد میں جانے والا، کبھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف کوئی حرکت کرنے والا ہو۔ ہاں جب حملے ہوئے تو اس وقت جواب دیئے گئے اور جنگیں لڑی گئیں۔ اسی لئے ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے جو ہم پر مجبوراً ٹھونسا گیا تھا بڑے جہاد کی طرف آ رہے ہیں جہاں ہم پیار اور محبت کی تعلیم پھیلائیں اور قرآنِ کریم کی تعلیم پھیلائیں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ پس یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس پہ جماعتِ احمدیہ عمل کرتی ہے اور یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس کو ہر مسلمان کو اس زمانہ میں ماننے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے بانی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کا یہ پیغام بھی تھا کہ جب وہ شخص آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو بیان کرے گا اور پھیلائے گا تو تم اس کو مان بھی لینا۔

پس جماعت احمدیہ کی اگر یہ تعلیم ہے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں تو یہ کوئی نئی تعلیم نہیں۔ بلکہ یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور جو قرآنِ کریم میں بیان ہے اور جس کو مسلمان علماء اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات حاصل کرنے کے لئے توڑ مروڑ کر پیش مسلمانوں کو اتنی

توفیق نہیں کہ خود دیکھیں کہ حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اور یہ غلط لیڈرشپ ہی ہے جس نے مسلمانوں

کو غلط رستوں پر ڈال دیا ہے۔ اور اسلام کی صحیح لیڈرشپ وہی ہے جو بانیٔ اسلام کی پیشگوئی کے مطابق آئی اور اب جماعت احمدیہ اُس کو لے کر آگے چل رہی ہے۔ پس یہ ہے اسلام کی حقیقی اور بنیادی تعلیم اور یہ ہے مسجد کی تعمیر کا مقصد۔ اس لئے ہمارے ہمسائے بھی اگر اُن کے کوئی تحفظات تھے تو اُن کے تحفظات اب ختم ہو جانے چاہئیں کہ مساجد کا مقصد جہاں عبادت کرنا ہے وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنا ہے اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ہے۔ امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے یا کسی کا مذہب نہیں ہے تب بھی ہم اس خدا پہ یقین رکھتے ہیں جو ربّ العالمین ہے یعنی تمام لوگوں کا رب ہے۔ جو اُس کے قوانین ہیں اس کے تحت جہاں وہ مذہب کے ماننے والوں کو ظاہری چیزیں مہیّا کرتا ہے مذہب کے نہ ماننے والے کو بھی ظاہری چیز مہیّا کرتا ہے۔

ہمارے ایمان کے مطابق انسان کا حساب مرنے کے بعد ہوگا۔ اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اِس دنیا میں کسی کے بارہ میں فیصلہ کریں کہ کون کیسا ہے۔ ہاں صحیح پیغام پہنچانا، پیار اور محبت کا پیغام پہنچانا، اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کا پیغام پہنچانا، یہ ہمارا کام ہے جو ہم کرتے چلے جارہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اِس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس کام کو کریں گے۔ پہلے سے بڑھ کر جہاں مسجد میں آکر اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اپنے ہمسایوں کا، اپنے دوستوں کا، اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے پیغامات ہم سب کو اُن کی طرف سے ملیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا کریں۔ شکریہ۔